اخبار الرایۃ کے شمارہ نمبر 594 سے متفرق مضامین

(ترجمہ)

صفحہ اول کی شہ سرخی پر

اے مسلمانو! یقیناً حزب التحریر آپ کو امریکہ اور مغرب کی محکومی سے نجات حاصل کرنے کی پکار دیتی ہے، جس نے آپ کے لیے سوائے ذلت، رسوائی اور تقسیم کے کچھ پیدا نہیں کیا۔ حزب التحریر آپ کے درمیان نبوت کے نقشِ قدم پر خلافتِ راشدہ قائم کرنے کے لیے سرگرمِ عمل ہے، جو آپ کے کلمے کو ایک کر دے گی (یعنی آپ کو متحد کر دے گی)۔ اس کے ذریعے، آپ اپنے دین کو قائم کریں گے اور اسے تمام انسانیت کے لیے خیر اور ہدایت کے پیغام کے طور پر لے کر اٹھیں گے، تاکہ انہیں سرمایہ داریت کے اندھیروں سے نکال کر اسلام کے نور کی طرف لایا جا سکے۔ یہی ہماری پکار ہے، اور یہی اللہ (سبحانہ و تعالیٰ) اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اہلِ ایمان کے لیے پکار ہے۔ ہم اللہ (سبحانہ و تعالیٰ) سے دعاگو ہیں کہ وہ اس خیر کے لیے آپ کے سینے کھول دے تاکہ آپ اس پر لبیک کہیں، کیونکہ اسی میں آپ کی زندگی، آپ کی نجات اور آپ کے رب کی خوشنودی ہے۔

===

صفحہ اول کے لیے

فلسطین کے قیدیوں کی مدد کون کرے گا جبکہ ان کے لیے پھانسی کے پھندے نصب کر دیے گئے ہیں؟!

پیر، 30 مارچ 2026 کو یہودی وجود کی کنیسٹ (پارلیمنٹ) نے فلسطینی قیدیوں کو سزائے موت دینے کا قانون منظور کیا، جس کے بعد مجرم اتمار بن گویر اور اس کے ساتھیوں نے اس قانون کی خوشی میں شراب پی کر جشن منایا۔ یہ قانون قیدیوں کی ان تکالیف اور ہولناکیوں کے درمیان سامنے آیا ہے جو وہ اس مجرم وجود کی جیلوں میں تشدد، بھوک، سردی اور علاج سے محرومی کی صورت میں جھیل رہے ہیں۔ نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ ان جیلوں میں داخل ہونے والوں کو مردہ تصور کیا جاتا ہے اور وہاں سے رہا ہونے والوں کو دوبارہ جنم لینے والا سمجھا جاتا ہے۔

اس سفاکیت اور تکبر کے سامنے، ارضِ مبارک فلسطین میں حزب التحریر کے میڈیا آفس سے جاری کردہ ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ: اس مجرم وجود کے جرائم غزہ، مغربی کنارے، لبنان، شام اور دیگر مقامات پر دور دور تک پھیل چکے ہیں۔ ان جرائم میں اب مسجدِ اقصیٰ کی تالہ بندی اور ایک ماہ سے زائد عرصے سے نمازیوں کو وہاں جانے سے روکنے کا اضافہ بھی کر دیا گیا ہے۔ اس طرح مسجدِ اقصیٰ ایک ایسی قیدی بن چکی ہے جسے مسمار اور شہید کرنے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں، جیسا کہ یہودی وجود کے انتہا پسند دن رات اس کا اعلان کرتے ہیں۔ اور یوں، قیدی اور یہ مقدس مقام ان لوگوں کے قبضے میں چلے گئے ہیں جو اہلِ ایمان کے ساتھ دشمنی میں سب سے زیادہ سخت ہیں!

بیان میں مزید اس بات پر زور دیا گیا کہ: قیدیوں اور مسجدِ اقصیٰ کو نہ تو مذمتی اور بیزاری کے بیانات بچا سکیں گے، اور نہ ہی علماء کی وہ اپیلیں جن میں مسلم دنیا کو مسجد کی مسماری یا قیدیوں کو تختہ دار پر چڑھائے جانے سے پہلے سڑکوں پر نکلنے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ جرم کا آغاز سزائے موت کے حکم سے نہیں ہوا، بلکہ اس دن ہوا تھا جب یہودی وجود کو فلسطین کے کسی مسلمان کو قید کرنے کی اجازت دی گئی، اور مسلم دنیا کی افواج اسے چھڑانے کے لیے نہیں اٹھیں۔

(بیان میں) مزید کہا گیا: جرم کا آغاز اس دن نہیں ہوا تھا جب ان مجرموں نے مسجدِ اقصیٰ کو مسمار کرنے کی دھمکی دی تھی، اور نہ ہی اس دن جب انہوں نے نمازیوں کو نبی کریم ﷺ کے جائے اسراء (سفرِ معراج کی جگہ) تک رسائی سے روکا تھا۔ بلکہ اس کا آغاز تو اسی دن ہو گیا تھا جب اس وحشی وجود نے اس پر قبضہ کیا اور اس کی دیواروں پر اپنی زنجیریں ڈال دیں۔ اس کا آغاز اس دن ہوا جب ان محکوم حکومتوں نے پورے فلسطین اور اس کے ماتھے کے جھومر، مسجدِ اقصیٰ، کو یہودی وجود کے حوالے کرنے کی

سازش کی، اور پھر اس کے ساتھ امن کی پکار بلند کی جبکہ وہ زمین پر غاصبانہ قابض تھا اور بے گناہ لوگوں کو قتل کر رہا تھا: اس نے مردوں اور عورتوں کو قید کیا اور اہلِ غزہ اور پورے فلسطین کے بہائے گئے خون کے سمندروں سے گزرتا رہا۔

پریس ریلیز میں اس بات کی بھی توثیق کی گئی کہ: یہودی وجود اور اس کے بدترین مجرم اس قدر حقیر اور چھوٹے ہیں کہ وہ مسجدِ اقصیٰ پر قابض رہ سکیں، جبکہ اللہ کا فیصلہ ہے:

﴿وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ﴾ "ان پر ذلت اور محتاجی تھوپ دی گئی ہے" (سورۃ آلِ عمران:آیت 112)

اور اللہ کا حکم ہے: **﴿لَنْ يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى وَإِنْ يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ﴾** "یہ تمہیں معمولی اذیت کے سوا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ اور اگر یہ تم سے لڑیں گے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلیں گے، پھر انہیں کوئی مدد بھی نہیں ملے گی" (سورۃ آلِ عمران: آیت 111)

اور اللہ نے فرمایا: **﴿وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ عَلَى حَيَاةٍ﴾** "اور تم یقیناً انہیں زندگی کا سب سے زیادہ حریص پاؤ گے" (سورۃ البقرہ: آیت 96)

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سچ فرمایا۔ ان لوگوں کے دعوے جھوٹے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ امت، اپنی افواج یا ان کے کچھ حصوں کے ساتھ، فلسطین کو اس کے سمندر سے لے کر دریا تک آزاد نہیں کرا سکتی اور دن کے کسی بھی ایک گھنٹے میں اس کے مقدس مقام کو یہودیوں کی ناپاکی سے پاک نہیں کر سکتی۔

پریس ریلیز میں سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا گیا: اگرچہ قیدیوں کو رہا کروانا امتِ مسلمہ اور اس کی افواج پر شرعی فرض ہے، لیکن انہیں سزائے موت سے بچانا، خاص طور پر جب ان کے لیے پھانسی کے تختے نصب کر دیے گئے ہوں، اس سے بھی زیادہ لازم اور ضروری ہے۔ جہاں سرزمینِ مبارک پر قبضے کے خلاف خاموش رہنا ایک جرم ہے، وہاں مسجدِ اقصیٰ کی تالہ بندی اور اسے مسمار کرنے کی دھمکیوں پر خاموش رہنا اس سے بھی بڑا جرم ہے۔ اور جہاں فلسطین کو آزاد نہ کرانا ایک سنگین گناہ ہے، وہاں اسے اس وقت آزاد نہ کرانا جبکہ اس کے لوگوں کا خون بہایا جا رہا ہو، مسجدِ اقصیٰ بند ہو اور اسے گرانے کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہو، تمام گناہوں کی جڑ ہے۔

پریس ریلیز کے اختتام پر ایک بار پھر اس بات پر زور دیا گیا کہ: آج امتِ مسلمہ کا فرض وہی ہے جو کل تھا: یعنی محض مذمت اور بیزاری کے بیانات نہیں بلکہ عملی اقدام کرنا۔ اپنی افواج کو ایمان کے جذبے سے سرشار کرنا، اللہ کی راہ میں جہاد کے شعلے روشن کرنا، اور اپنے حکمرانوں کے تختوں کو الٹ دینا۔ جبکہ اس کی منزل مسجدِ اقصیٰ ہو، اسے آزاد کراتے ہوئے اور اللہ کی بڑائی کی تکبیریں بلند کرتے ہوئے:

﴿وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا تَتْبِيراً﴾ "اور تاکہ وہ مسجد (اقصیٰ) میں اسی طرح داخل ہوں جیسے پہلی بار داخل ہوئے تھے اور جس چیز پر ان کا قابو چلے اسے پوری طرح تباہ کر دیں" (سورۃ الاسراء: آیت 7)

اس فرض میں کوتاہی پر مبنی کوئی بھی عمل اللہ، اس کے رسول، رسول اللہ ﷺ کے مقامِ اسراء (واقعہ معراج)، اور اہلِ فلسطین کے خون اور ان کے قیدیوں کے ساتھ خیانت ہے۔ ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

===

غلط جگہ پر غیر جانبداری باطل کی حمایت اور حق کو چھوڑنے کے مترادف ہے

(الجزیرہ نیٹ) — ترک سرکاری ذرائع نے الجزیرہ عربی پر انکشاف کیا ہے کہ انقرہ مشرقِ وسطیٰ میں جاری جنگ کی کشیدگی کو کم کرنے اور اسے مزید پھیلنے سے روکنے کے لیے انتہائی شدید سفارتی کوششوں میں مصروف رہا ہے، اور امریکی مطالبات ایرانی حکام تک پہنچانے کے لیے ثالث کا کردار ادا کر رہا ہے۔ ان ذرائع نے وضاحت کی کہ ایردوان اور ان کے وزیر خارجہ ہاکان فیدان نے تقریباً دس

ممالک سے رابطے کیے تاکہ ٹرمپ کی جانب سے ایران کو آبنائے ہرمز کھولنے کے لیے دی گئی 48 گھنٹے کی مہلت میں توسیع کی کوشش کی جائے اور مذاکرات کے لیے کوئی بنیاد فراہم کی جا سکے۔

اخبار الراية: اگر یہ تنازع دو مسلمان فریقوں کے درمیان ہوتا، تو ہم کہتے کہ اس صورت میں شرعی ذمہ داری ان کے درمیان صلح کرانا ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اس فرمان کی تعمیل میں:

﴿وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا﴾ "اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو" (سورۃ الحجرات: آیت 9)۔

تاہم، جب جارحیت صلیبی امریکہ اور اس یہودی وجود کی طرف سے ہو، جس نے رسول اللہ ﷺ کے مقام (ارضِ مقدّس) کو غصب کر رکھا ہے، ایک مسلمان ملک کے خلاف، جبکہ کچھ مسلم حکمران امریکی فوجی اڈوں کی میزبانی کر رہے ہیں جہاں سے وہ ایران پر اپنے حملے کر رہا ہے، اور دیگر خود کو کافر امریکہ اور زیرِ عتاب مسلمان ملک کے درمیان ثالث کے طور پر پیش کر رہے ہیں، تو یہ خیانت کی انتہا ہے۔

شرعی حکم یہ ہے کہ تمام امریکی فوجی اڈوں کو نکال باہر کیا جائے، کیونکہ اسلام کافروں کو اہل ایمان پر کسی بھی قسم کا غلبہ یا اقتدار دینے سے منع کرتا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلاً﴾ "اور اللہ ہرگز کافروں کو مومنوں پر (غلبے کا) کوئی راستہ نہیں دے گا" (سورۃ النساء: آیت 141)۔

اسی طرح، مسلم افواج پر یہ شرعی فرض ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کی مدد کے لیے اٹھ کھڑے ہوں جہاں کہیں بھی ان پر حملہ کیا جائے۔ ایران سے پہلے امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے افغانستان اور پھر عراق پر حملہ کیا، اور یہودیوں نے غزہ میں نسل کشی کی جنگ برپا کی، لیکن اس سب کے باوجود مسلم افواج ان کی مدد کے لیے حرکت میں نہیں آئیں، جبکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا واضح حکم ہے کہ:

﴿وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ﴾ "اور اگر وہ دین کے معاملے میں تم سے مدد مانگیں تو تم پر ان کی مدد کرنا لازم ہے" (سورۃ الانفال: آیت 72)۔

لہٰذا، ہم مسلم افواج سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اسلامی نظامِ زندگی کی بحالی کے لیے جدوجہد کرنے والوں کی حمایت کر کے اپنی شرعی ذمہ داری پوری کریں، ان غدار حکمرانوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں جو مظلوم مسلمانوں کی مدد کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں، ہماری سرزمینوں سے امریکی اڈوں کا خاتمہ کریں اور ان کا پیچھا ان کے اپنے ملکوں کے مرکز تک کریں، دنیا کو ان کے شر سے نجات دلائیں، یہودی وجود کا صفایا کریں، اور اسلام کو تمام انسانوں کے لیے ہدایت اور روشنی کے پیغام کے طور پر لے کر اٹھیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ﴾ "وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے ہر دین پر غالب کر دے، چاہے مشرکوں کو ناگوار ہی کیوں نہ لگے" (سورۃ التوبہ: آیت 33)۔

===

سوڈانی حکومت کی بے حسی: صورتحال کی پروا کیے بغیر بے گھر افراد پر ٹیکسوں کا نفاذ!

وزیر اعظم کامل ادریس نے گزرگاہوں پر کسی بھی قسم کی نئی فیس یا ٹیکس نہ لگانے کی ہدایت دی ہے، اور انہوں نے وزارتِ خزانہ، کسٹمز، ٹیکس، ریاستوں اور گزرگاہوں کی انتظامیہ کی صورت میں نمائندگی کرنے والے سرکاری اداروں کو اس ہدایت پر فوری عمل درآمد کا حکم دیا ہے۔ وزیر اعظم کی جانب سے یہ ہدایت "ارقین" گزرگاہ کے بحران کے پس منظر میں سامنے آئی ہے، جہاں ٹیکسوں

میں اضافہ ایک بس پر 13 لاکھ 50 ہزار پاؤنڈ تک پہنچ گیا تھا!! اس صورتحال کی وجہ سے بس ڈرائیوروں نے ہڑتال کر دی، جس کے نتیجے میں سینکڑوں گاڑیوں کا تانتا بندھ گیا اور مصر سے سوڈان واپس آنے والے بے گھر افراد کے سفر میں خلل پیدا ہوا۔

اس کے جواب میں، ولایہ سوڈان میں حزب التحریر کے سرکاری ترجمان استاد ابراہیم عثمان (ابو خلیل) نے ایک پریس ریلیز میں کہا: "وہ سوال جو وزیر اعظم اور ان کی حکومت سے پوچھا جانا چاہیے وہ یہ ہے کہ اصولی طور پر گزرگاہوں پر ٹیکس اور فیسیں عائد ہی کیوں کی گئی ہیں کہ اب وزیر اعظم مزید نئی فیسیں یا ٹیکس نہ لگانے کی ہدایت دے رہے ہیں؟ اور گاڑیوں یا ان کے مسافروں سے یہ رقم وصول کرنے کا شرعی حکم کیا ہے؟!"

یقیناً اسلام نے وہ شرعی احکامات متعین کیے ہیں جن کے ذریعے ریاست اپنی رعایا سے مال لیتی ہے اور اسے خرچ کرنے کے مصارف بھی طے کیے ہیں، لیکن سوڈان میں نافذ العمل ٹیکس کا نظام مغربی سرمایہ دارانہ بنیادوں پر مبنی ہے۔

جہاں تک اسلام کا تعلق ہے، تو ریاست کے لیے کسی بھی شخص سے اس کی دلی رضا مندی کے بغیر مال لینا جائز نہیں ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

«فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا»

"بے شک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں تم پر (ایک دوسرے کے لیے) اسی طرح حرام (مقدس) ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت، تمہارے اس شہر میں اور تمہارے اس مہینے میں ہے"۔

پھر گاڑیوں کے مالکان پر ٹیکس اور فیسیں عائد کرنا فطری طور پر ٹکٹ کی قیمتوں میں اضافے کا باعث بنتا ہے جو ایک عام شخص ادا کرتا ہے۔ یعنی اشیاء اور خدمات پر عائد کیے جانے والے تمام بالواسطہ (ان ڈائریکٹ) ٹیکس ان کی قیمتوں میں اضافے کا سبب بنتے ہیں، اور یہ شرعاً حرام ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

«مَنْ دَخَلَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَسْعَارِ الْمُسْلِمِينَ لِيُغَلِّيَهُ عَلَيْهِمْ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُقْعِدَهُ بِعُظْمٍ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

"جو شخص مسلمانوں کی قیمتوں کے کسی معاملے میں اس لیے مداخلت کرے کہ اسے ان کے لیے مہنگا کر دے، تو اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ اسے قیامت کے دن آگ کی ایک (بڑی) ہڈی پر بٹھائے"۔

===

یہودی وجود امریکہ کی جیب میں چھپے ہوئے ایک حقیر چوہے کے سوا کچھ نہیں

اس ذلیل وجود کے تکبر کے سامنے اپنی افواج کی غداریوں سے امت اب تھک چکی ہے۔ یہ امریکہ کی جیب میں چھپے ہوئے ایک بزدل چوہے کے سوا کچھ نہیں، جو صرف امتِ مسلمہ کی پلیٹ سے نوالہ چرانے کے لیے باہر جھانکتا ہے۔ جب اس کا سامنا کیا جائے تو یہ چھپ جاتا ہے اور اس کی چیخیں بلند ہو جاتی ہیں۔

یہ اس امت کو زیب نہیں دیتا جس کے بیٹوں کے نام حمزہ، عمر، علی، خالد اور عبیدہ ہیں، اور جنہیں صلاح الدین، محمد فاتح اور قطز کی مہمات کا سبق پڑھایا گیا تھا، جنہوں نے بڑی بڑی سلطنتوں کا سامنا کیا اور انہیں خاک میں ملا دیا، کہ وہ ایسی توہین پر خاموش رہے۔

حقیقت یہ ہے کہ امت کی رائے عامہ ہر روز افواج کو پکارتی ہے کہ: تم کہاں ہو؟ تم کہاں ہو جبکہ تمہاری آنکھیں دیکھ رہی ہیں اور تمہارے کان سن رہے ہیں؟ خون، زمین اور مال و دولت کے معاملے میں اب بہت غفلت ہو چکی۔

یہ تکبر، غرور اور فساد کا معاملہ ہے، جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ان ارشادات کے عین مطابق ہے:

﴿وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوّاً كَبِيراً﴾ "اور ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل کو اس بات سے آگاہ کر دیا تھا کہ تم زمین میں دو بار فساد مچاؤ گے اور بڑی سرکشی دکھاؤ گے" (سورۃ الاسراء: آیت 4)۔

وہ ان بے بس قیدیوں پر اپنی طاقت آزماتے ہیں جن کے پاس کوئی اختیار نہیں، یہاں تک کہ وہ بین الاقوامی اصولوں کی بھی خلاف ورزی کرتے ہیں:

﴿ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُواْ لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الأُمِّيِّينَ سَبِيلٌ وَيَقُولُونَ عَلَى اللهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ "یہ اس لیے کہ انہوں نے کہا کہ ان امیوں (غیر یہودیوں) کے معاملے میں ہم پر کوئی گرفت نہیں ہے، اور وہ جانتے بوجھتے اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں" (سورۃ آلِ عمران: آیت 75)۔

وہ فساد اور شرارت جس تک یہودی وجود پہنچ چکا ہے اب کسی سے ڈھکی چھپی نہیں رہی۔ یہاں تک کہ غیر مسلموں سمیت دنیا بھر کی قوموں نے اس کا ادراک کر لیا ہے اور اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حکم سے جب بہت جلد امت کے ساتھ اگلا ٹکراؤ ہوگا، تو یہ صورتحال ان کے وجود کو کسی حمایتی یا محافظ کے بغیر چھوڑ دے گی۔

پس اے امت کی افواج میں موجود مخلص لوگو! امت کے اقتدار کی بحالی کے لیے جلدی کرو تاکہ وہ اپنے خلیفہ راشد کی قیادت میں ارضِ مبارک فلسطین کی طرف پیش قدمی کرے، اسے آزاد کرائے اور دنیا کو یہودیوں کے شر سے نجات دلائے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ فِي هَذَا لَبَلَاغاً لِّقَوْمٍ عَابِدِينَ﴾"بیشک اس (قرآن) میں عبادت گزار لوگوں کے لیے ایک بڑا پیغام ہے" (سورۃ الانبیاء: آیت 106)۔

===

صرف اسلامی نظام ہی انسانیت کو سرمایہ داریت کے لالچ سے نجات دلا سکتا ہے

اسلامی آئیڈیالوجی (مبدأ) ایک الٰہی آئیڈیالوجی ہے جو کسی بھی چیز کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ انسان کو اس کی انسانیت سے محروم کر دے۔ یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے احکامات کے تحت زندگی گزارنے کی ضمانت دیتا ہے، جس سے عدل، نور اور فلاح حاصل ہوتی ہے، اور انسانی حقوق کا تحفظ ہوتا ہے جن میں جینے کے حق سے لے کر تجسس (جاسوسی) نہ کیے جانے کے حق سمیت بہت سے دوسرے حقوق شامل ہیں۔

اسلامی نظام ہی وہ واحد نظام ہے جو انسانیت کو سرمایہ داری کے لالچ اور بداخلاقی سے نجات دلانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلم علاقوں، دعوت کے علمبرداروں اور اسلامی زندگی کی بحالی کے لیے جدوجہد کرنے والوں پر شدید حملے کیے جا رہے ہیں۔ کفار جانتے ہیں کہ جس لمحے اس ریاست کا ظہور ہوا اور اس کے قیام کا اعلان ہوا، اس ریاست کے ہاتھوں ان کی تباہی کی الٹی گنتی شروع ہو جائے گی، ایسی تباہی جس سے واپسی ممکن نہیں۔

اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ جب بھی عوام (موجودہ حالات سے) بیزار ہو کر حرکت میں آتے ہیں، وہ مسلسل ان کی سمت بھٹکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا شکر ہے کہ ایک ایسی جماعت موجود ہے جو امت کے فیصلہ کن مسائل کا علم اٹھائے ہوئے ہے، جن میں سب سے اہم نبوت کے طریقے پر دوسری خلافتِ راشدہ کا قیام ہے، جس کی بشارت رسول اللہ ﷺ نے دی تھی۔

حزب التحریر نے، اپنے قیام کے وقت سے ہی اپنے بانی محترم الازہری مجتہدِ مطلق شیخ تقی الدین النبہانی (رحمہ اللہ) اور ان کے پیروکاروں کی گہری بصیرت کے ساتھ، قرآنِ کریم اور سنتِ نبوی پر مبنی امت کے لیے ایک مکمل اور جامع منصوبہ تیار کر رکھا ہے۔ اس نے اعلیٰ پائے کے ایسے مرد و خواتین کی تربیت کی ہے جو امت کو ساحلِ نجات تک پہنچانے، اسلامی طرزِ زندگی کی بحالی، اسلام کے نور اور عدل کو پھیلانے، اور لوگوں کو انسانوں کی بندگی سے نکال کر تمام انسانوں کے رب، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کی طرف، اور سرمایہ داری کے ظلم و ناانصافی سے نکال کر اسلام کے عدل اور نور کی طرف لانے میں مدد کریں گے۔

===

جب متحد کرنے والی ریاست موجود نہ ہو تو عظیم تر توانائیاں بھی بکھر جاتی ہیں

سن 1924 کے بعد کے دور کا تجزیہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ مسلم سرزمینیں پے در پے آنے والے بحرانوں کے چکر سے باہر نہیں نکل سکی ہیں: جیسے براہِ راست قبضے، معاشی محکومی، داخلی جھگڑے، سرحدی تنازعات، سیاسی دباؤ، اور بڑی طاقتوں کے مفادات کے مطابق خطے کی نقشہ سازی کا مسلسل عمل۔ یہ سب کچھ ایک ایسی واحد سیاسی مقتدرہ (اتھارٹی) کی عدم موجودگی میں ہو رہا ہے جو ان توانائیوں کو متحد کرنے اور انہیں ایک مشترکہ منصوبے کے تحت چلانے کی صلاحیت رکھتی ہو۔

اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ تاریخ محض اپنے آپ کو ویسے ہی دہرا رہی ہے جیسا کہ وہ پہلے تھی، یا یہ کہ واپسی کے لیے غور و فکر کے بغیر صرف پرانی شکل کو دہرانا ضروری ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ سیاسی اتحاد کا سوال کوئی علمی تعیش (عیاشی) نہیں ہے، بلکہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کا براہِ راست تعلق امت کی اپنی حفاظت کرنے، اپنی دولت کا انتظام سنبھالنے، اپنی خارجہ پالیسیاں مرتب کرنے اور اپنے بڑے مسائل کا دفاع کرنے کی صلاحیت سے ہے۔ جب متحد کرنے والا ذریعہ ہی مفقود ہو، تو توانائیاں بکھری رہتی ہیں، خواہ وہ کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہوں۔

سن 1924 محض ایک دور کا خاتمہ نہیں تھا، بلکہ یہ سیاسی تقسیم اور بکھراؤ کے ایک نئے مرحلے کا آغاز تھا۔ آج ایک سو پانچ سال بعد جو سوال سامنے آتا ہے وہ یہ ہے: کیا امت اس تقسیم کی اسیر رہے گی جیسے کہ یہ کوئی ابدی تقدیر ہو، یا امت کے اتحاد کا تصور—ایک ایسے شرعی حکم کے طور پر جو کہ فرض ہے اور ایک عملی ضرورت بھی ہے—دوبارہ ابھرے گا اور خود کو ایک طویل بحران کے بنیادی حل کے طور پر منوائے گا؟

تاریخ یونہی بے مقصد حرکت نہیں کرتی۔ خلافت کے خاتمے نے صرف طرزِ حکمرانی کی صورت کو ہی نہیں بدلا۔ بلکہ اس نے ہمارے ارد گرد کی دنیا کی شکل بدل کر رکھ دی۔ اس لمحے پر غور و فکر کرنا محض ماضی کی یادوں میں کھو جانا نہیں ہے، بلکہ یہ ایک پریشان کن حال کو سمجھنے کی کلید (چابی) تلاش کرنا اور ایک ایسے مستقبل کا تصور کرنا ہے جس میں امت دوبارہ ایک واحد اور متحد امت بننے کی صلاحیت حاصل کر لے، جو محض مشترکہ جذبات کے سہارے نہیں بلکہ اسلام کے عقیدے کی بنیاد پر جڑی ہو۔

===

آگے بڑھو اے مسلمانو! کیونکہ یہ حزب التحریر ہے جو تمہیں نجات کی کشتی کی طرف بلا رہی ہے

اے مسلمانو! تمہاری شان و شوکت، تمہارے آباؤ اجداد کا فخر، تمہارے اسلاف کے کارنامے اور بیش بہا خزانوں سے بھری تمہاری تاریخ، یہ سب تمہیں پکار رہے ہیں کہ تم اپنی عزتِ رفتہ کو بحال کرو، تفرقے کی قوتوں کو پیچھے چھوڑ دو، خود کو اور اپنی سرزمینوں کو آزاد کراؤ، اور اپنے بھائیوں اور بہنوں کو قتلِ عام اور ان کے خون اور مال کی بے حرمتی سے بچاؤ۔

امریکہ اور یہودیوں نے ہر قانون اور ہر انسانی ضابطے کی پامالی کی ہے، اور وہ درندگی کے قانون کے سوا کسی چیز پر عمل نہیں کر رہے۔ اب صرف تم ہی باقی رہ گئے ہو، وہی لوگ جن کے ابدی نظام نے تیرہ سو سال سے بھی پہلے انسانی حقوق کو بلند کیا اور ان پر عمل درآمد کیا۔ طنز کرنے والوں کی پروا نہ کرو، جبکہ تمہارے سروں پر امریکہ کی تلوار ننگی لٹک رہی ہے جس نے سب کی نظریں اپنی طرف مرکوز کر رکھی ہیں۔

آگے بڑھو، کیونکہ یہ حزب التحریر ہے، وہ پیش رو رہنما جو اپنے لوگوں سے جھوٹ نہیں بولتا، وہ تمہیں نجات کی کشتی کی طرف بلا رہا ہے، تاکہ تم پلٹ کر اپنی عزت اور شاندار ورثے کو دوبارہ حاصل کرو، اپنے عزم کو جلا بخشو، عظمت اور وقار کی راہ پر دوڑو اور اسے ہواؤں کے دوش پر پھیلا دو۔

تمہارا نعرہ یہ ہونا چاہیے: "خوش آمدید"، کیونکہ تاریخ خود کو دہرا رہی ہے اور ہمیں اسی طرف بلا رہی ہے جس پر ہماری پرورش ہوئی ہے، ان واقعات اور ان موقفوں کی طرف جن سے ہم واقف رہے ہیں، تاکہ بیٹے اور پوتے اپنے ہاتھوں سے عظمت کے ابواب رقم کریں، بالکل ویسے ہی جیسے ان کے باپ دادا اور اسلاف نے کیے تھے۔ یہ ہمیں اس امت کی ترقی کا موقع فراہم کر رہا ہے، تاکہ زندگی کی جدوجہد کی بلند ترین چوٹی پر عظمت کا پرچم لہرایا جائے، اور بہترین انجام ان ہی کے لیے ہے جو اللہ (سبحانہ و تعالیٰ) سے ڈرتے ہیں۔

===